وصية الخلائق بمعرفة الحقائق

حقیقتِ کشف

مرتبہ

مفتی مجد القدوس خبیب رومی

ناشر: مجلس صیانۃ الحق ۴۲۳/۹ محلہ مفتی سہارنپور

کمپوزنگ:- قاسمی کمپیوٹر سینٹر دیوبند

تمہید

الحمد لصاحب الجلالة والصلاۃ والسلام علی صاحب النبوۃ والرسالۃ امابعد:

"پہلے سے بھی کشف والہام کے متعلق بہت سے لوگ غلطی میں مبتلا ہیں، اور بعض غلاۃ (حد سے بڑھے ہوئے لوگوں) نے تو یہاں تک نوبت پہنچادی ہے کہ اس کو قرآن کا ہم پلہ بنادیا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قدرے تفصیل کے ساتھ اس حقیقت کو ظاہر کردیا جائے کہ شریعت میں کشف والہام کا کیا رتبہ (اور درجہ) ہے اور احکام شرعیہ پر اس کا کیا اثر ہے تاکہ لوگ گمراہی سے محفوظ رہیں "ماخوذ از "کشف اللثام عن وجہ الکشف والالہام")

اس وقت بعض مخلص احباب نے یہ مضمون دیکھ کر ضرورت ظاہر کی چنانچہ ان کی فرمائش پر حسبِ ایمائے حضرت سرپرست بانیٔ مجلس صیانۃ الحق جناب مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہ العالی اپنے اکابر علماء باعمل کی یہ وصیت "کشف کی شرعی حیثیت" شائع کی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرما کر مفید و نافع بنائیں، آمین۔

احقر مجد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہ
ناظم مجلس صیانۃ الحق سہارنپور (انڈیا)
۱۷/ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

وصية الخلائق بمعرفة الحقائق

از مصلح امت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب قدس سرہٗ

خلیفہ خاص حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا

حضرت (مولانا تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ نے التنبیہ الطربی میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ:

وعلم ان تقديم الكشف على النص ليس بشئ عند نا لكثرة اللبس على اهليه والا فالكشف الصحيح لايأتى قط الاموافقا لظاهر الشريعة الخ.

ترجمہ: چاہئے کہ تقدیم کشف کی نص پر ہمارے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ اہل کشف کو کثرت سے اشتباہ ہو جاتا ہے، ورنہ کشف صحیح (خالی از اشتباہ) ہمیشہ ظاہر شریعت ہی کے موافق ہوتا۔ (ص:۸، تنبیہ الطربی)

شیخ اکبرؒ نے اس میں ایک نہایت ہی اہم اور ضروری اصول کی جانب تنبیہ فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ کشف کا درجہ بتلایا ہے کہ یہ شریعت کے تابع ہے، اور شریعت اس پر مقدم ہے، اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی کہ کشف میں صاحبِ کشف کو اکثر و بیشتر التباس (اشتباہ) ہو جاتا ہے، میں کہتا ہوں کہ یہی حال اور دیگر اسباب علم کا بھی ہے۔ مثلاً مشاہدہ اور عقل کہ اس میں بھی التباس (اشتباہ) ہوتا ہے چنانچہ مشاہدہ بھی کبھی غلط ہوتا ہے اور مابین العقلاء بھی بعض مرتبہ شدید اختلافات رونما ہو جاتے ہیں، اس لئے مدار کار شرع ہوئی نہ کہ عقل اور کشف وغیرہ) اس لئے اس پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ یہ رحمانی اور ربانی ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شیطانی ہو لیکن ظاہری صورت چونکہ دونوں کی یکساں ہوتی ہے اس لیے صاحبِ کشف کبھی شیطانی کو بھی رحمانی سمجھ لیتا ہے اور دھوکے میں پڑھ کر کے اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔

اس کی مثال کہ یہ التباس کیسے ہوتا ہے شیخ اکبر ہی کا کلام ہے جسے علامہ شعرانیؒ نے الیواقیت والجواھر میں نقل فرمایا ہے، بیان کرتا ہوں، سنیے!

قال الشیخ عبد القادر الجیلی قد تراء ی لی مرة نورٌ عظیم ملأ الافق ثم بدت لی فیه صورة تنادینی یا عبد القادر انا ربك وقد اسقطت عنك التکالیف فان شئت فاعبد نی وان شئت فاترك فقلتُ له اخساء یا لعین فإذا ذالك النور قد صار ظلاماً وتلك الصورة صار دخانا ثم خاطبنی اللعین فقال لی یا عبد القادر نجوت منی بعلمك باحکام ربك وفقهك فی احوال منازلا تك ولقد اضلت بمثل هذه الواقعة سبعین اهل الطریق.

فقیل للشیخ عبد القادر من این عرفت انه شیطان فقال باحلاله لی ماحرمه الله علی لسان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فانه تعالیٰ لایحرم شیئاً علی السنة رسله ثم یبیحه لاحدٍ فی السرّا بداً.

ترجمہ: شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا میں نے ایک دفعہ ایک بہت بڑا نور دیکھا جس نے سارے افق کو گھیر رکھا تھا، پھر مجھے اسکے اندر ایک شکل دکھائی دی جو مجھے آواز دے رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی کہ اے عبد القادر میں تمہارا رب ہوں جاؤ میں نے تم سے تکالیف شرعیہ (احکام شریعت) کو معاف کردیا اب اگر تم چاہو تو میری عبادت کرو اور نہ چاہو تو نہ کرو چھوڑ دو، اس پر میں نے کہا کہ ہٹ دور ہو یہاں سے اے مردود یہ کہتے ہی دیکھتا کیا ہوں کہ وہ نور فوراً تاریکی سے بدل گیا اور وہ صورت جو نظر آئی تھی وہ دھواں بن گئی، پھر اس لعین نے مجھے مخاطب کیا اور مجھ سے کہا کہ اے عبد القادر تم میرے دھوکے سے اپنے رب کے احکام کے علم کی وجہ سے اور اپنے منازل (درجات) کے سمجھنے کی وجہ سے بچ گئے ورنہ تو اس جیسے واقعہ سے میں ستر (۷۰) شیوخِ طریقت کو گمراہ کرچکا ہوں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کس طرح سے سمجھ لیا کہ شیطان ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے کہ اس نے ایسی شئ کو میرے لئے حلال کر دیا جس کو اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی زبان پر حرام فرما چکے تھے۔ اور یہ قرینہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں کہ رسول کی زبان سے علی الاعلان ایک چیز حرام فرما دیں اور چپکے سے کسی کے لیے اسکو جائز فرما دیں۔

دیکھئے کیسا عجیب و غریب واقعہ ہے، شیخ عبدالقادر جیسے ولی کو بھی ظالم نے نہیں چھوڑا اور تلبیس (فریب دینے) کی پوری کوشش کی، مگر حضرت شیخ صاحبِ سلسلہ بزرگ ہونے والے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے چور کو پکڑا دیا تا کہ بعد والوں کے لئے آپ کا یہ واقعہ دلیل راہ بن جائے اور ان حالات میں شمع ہدایت بنایا جا سکے۔

آپ چونکہ شریعت کے ماہر تھے اور اس پر نہایت پختگی سے قائم تھے اس کے بہکانے میں نہیں آئے، اگرچہ اس نے بہکانے میں انتہائی کوشش کی اور کشف کی صورت میں ظاہر کیا لیکن حضرت اقدس نے اپنے اس کشف کو معیارِ شرع (شریعت کی کسوٹی) پر تولا یعنی یہ خیال فرمایا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر حرام فرما دیا تو اب آپ کے بعد وہ جائز کیسے ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ کی تو یہ عادت اور شرع کا یہ دستور ہی نہیں ہے کہ انبیاء و رسلؑ کی زبان پر برسرعام (کھلم کھلا، علی الاعلان) ایک چیز کو حرام بھی کیا جائے اور پھر چپکے سے کسی فرد کو اسکی اجازت بھی دے دی جائے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، بس اس اصول کے علم کی وجہ سے قطعی طور پر سمجھ گئے کہ یہ کشف رحمانی نہیں ہے شیطانی ہے، اور یہ فرمایا کہ دور ہو مردود، چنانچہ یہ فرماتے ہی وہ نور جو نظر آیا تھا مبدل بہ ظلمت ہو گیا (تاریکی میں بدل گیا) اور جو صورت اس میں نظر آئی تھی وہ دھواں بن گئی، اس نے صاف اقرار کیا کہ مجھ سے نجات پا گئے اپنے رب کے احکام پر علم کی وجہ سے و نیز اس فقہ سے جو منازلات

کے احوال میں آپ کو ہے، اس لئے میرا داؤ آپ پر چل نہ سکا۔

اور یہ جو اس نے کہا کہ میں نے ستر اہل طریق کو اسی جیسے واقعہ سے گمراہ کیا، تو وہ کچھ اسی قسم کے لوگ رہے ہوں گے، عبادت وغیرہ کرتے رہے ہوں گے مگر شریعت کے علم سے عاری ہوں گے بس یہیں سے اس کو موقع مل گیا۔

اب بطور تنبیہ کے میں کہتا ہوں کہ اس سے صاف معلوم ہوا کہ بزرگوں اور صوفیوں پر شیطان کا جو داؤ چلتا ہے وہ شریعت سے تمسک (استدلال) نہ کرنے ہی کی وجہ سے چنانچہ جو صوفی شریعت سے جس قدر زیادہ دور ہو گا اسی قدر جلد وہ شیطان کا سخریہ بن سکے گا اور جو اس پر مستقیم ہو گا وہ اسی قدر اس سے محفوظ رہے گا۔

دیکھئے حضرت شیخ جیلانیؒ جیسے بزرگ پر بھی اس نے اپنا داؤ چلانا چاہا مگر شیخ کے پاس شریعت کا علم اور اعتقاد کامل تھا۔ اس لئے حضرت اسی کی بدولت محفوظ رہے ورنہ اس نے تو اپنی طرف سے اضلال میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔

اصل میں ہوتا یہ ہے کہ نیک لوگ چونکہ صاحبِ نسبت اور صاحب نور ہوتے ہیں اس لیے جب اس قسم کی کوئی چیز دیکھتے ہیں تو اسکو اپنے ہی نور اور سینہ کی برکت اور اس کا ہی اثر سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ وہ نور رحمانی ہی ہو کبھی وہ شیطانی بھی ہوتا ہے، اسی سے ان حضرات کو دھوکا ہو جاتا ہے، اور جو بزرگ کہ صاحبِ شریعت ہوتے ہیں وہ فوراً ان دونوں میں امتیاز (فرق) کر کے اسی کے مطابق معاملہ کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ نسبت اور بزرگی کے تحفظ کا ذریعہ بھی صرف تمسك بالشريعه (شریعت سے استدلال) ہی ہے، اسی کے ذریعہ انسان ان فتنوں سے بھی بچ سکتا ہے، ورنہ بدوں (بغیر) اس کے کوئی صورت بچاؤ کی نہیں ہے ورنہ بدوں (بغیر) اس کے کوئی صورت بچاؤ کی نہیں ہے۔

اضافه

الحاصل کشف والہام کا شریعت میں کچھ اعتبار نہیں اور اصل چیز کتاب وسنت اور اجماع وقیاس ہیں، انہی پر شریعت کا مدار (ٹھراؤ) ہے پس کسی حالت میں کسی کو اپنے کشف والہام پر اعتماد (بھروسہ) نہیں کرنا چاہئے اور اگر کشف والہام مطابق شریعت ہوں تب بھی ان پر اعتماد نہ (کرنا) چاہئے بلکہ اعتماد شریعت ہی پر (کرنا) چاہئے ورنہ گمراہی کا سخت اندیشہ ہے اور بہت لوگ اس کید شیطانی (شیطان کے فریب) میں پھنس کر ہلاک ہو چکے ہیں، یاد رکھو کہ جو گمراہی کشف والہام سے پیدا ہوتی ہے وہ اتنی سخت ہوتی ہے کہ اسکا زوال (ختم ہونا) ناممکن ہوتا ہے، الا ان یھدیہ اللہ تعالی بفضلہ کیونکہ ایسا گمراہ ہر ناصح (نصیحت کرنے والے) کی تقریر کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ تم جو کہتے ہو وہ خبر ہے میں جو سمجھتا ہوں وہ مشاہدہ ومعاینہ ہے۔ ولیس الخبر کا المعاینہ حالانکہ وہ مشاہدہ ومعاینہ کچھ نہیں ہوتا بلکہ کیدِ نفس (نفس کا دھوکہ) اور تلبیس ابلیس (شیطان کا فریب) ہوتا ہے پس خطرۂ گمراہی سے بچنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے کہ شریعت کو متمسک بہا (قابلِ استدلال) قرار دے اور کشف والہام کو شریعت کے مقابلے میں ہیچ سمجھے بلکہ کشف والہام کا خود باوقعت شئ (اونچی چیز) سمجھنا ہی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

لان القلیل یفضی الی الکثیر واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

از حضرت مولانا حبیب احمد کیرانویؒ (الامدایہ ماہ شوال ۱۳۳۸ھ

(محقق معتمد حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ)

کشفُ اللثام عن وجه الکشف والالہام

از حضرت مولانا حبیب احمد کیرانویؒ معتمد محقق حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ "الحاصل کشف والہام کا شریعت میں کچھ اعتبار نہیں اور اصل چیز کتاب وسنت اور اجماع وقیاس ہیں انہی پر شریعت کا مدار ہے پس کسی حالت میں کسی (امتی) کو اپنے کشف والہام پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے اور کشف والہلام مطابق شریعت بھی ہوں تب بھی ان پر اعتماد نہ (کرنا) چاہئے بلکہ اعتماد شریعت ہی پر (کرنا) چاہئے ورنہ گمراہی کا سخت اندیشہ ہے اور بہت لوگ اس کید (فریب) شیطانی میں پھنس کر ہلاک ہو چکے ہیں (جیسے مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ) یاد رکھو کہ جو گمراہی کشف والہام سے پیدا ہوتی ہے وہ اتنی سخت ہوتی ہے کہ اس کا زوال (ختم ہونا) ناممکن ہوتا ہے، الا ان یھدیه الله تعالی بفضله، کیونکہ ایسا گمراہ ہر ناصح کی تقریر کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ تم جو کہتے ہو وہ خبر ہے اور میں جو سمجھتا ہوں وہ مشاہدہ ومعاینہ ہے "ولیس الخبر کالمعاینة" حالانکہ وہ مشاہدہ ومعاینہ کچھ نہیں ہوتا بلکہ شیطان کا فریب اور تلبیس ابلیس ہوتا ہے، پس خطرۂ گمراہی سے بچنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے کہ شریعت متمسك بھا (قابل استدلال) قرار دے اور کشف والہام کو شریعت کے مقابلہ میں ہیچ سمجھے بلکہ کشف والہام کا خود باوقعت شئ سمجھنا ہی خطرہ سے خالی نہیں ہے لان یفضی الی لکثیر والله.

یھدی من یشاء الی صراط مستقیم والله اعلم، وعلمه اتم واحکم.

الامداد بابۃ ماہ شوال ۱۳۳۸ھ